خواجہ غریب نواز کا فقہی مذہب

مفتی محمد نظام الدین رضوی

صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

کثیر اولیاے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے فقہی مسائل میں سراج الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مذہب کی تقلید کی ہے، جیسے:

۱- حضرت سیّدی ابراہیم بن ادہم بن منصور بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ مرید حضرت سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام۔

۲- حضرت سیّدی شقیق بلخی بن ابراہیم تلمیذ حضرت قاضی امام ابو یوسف و حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہم اللہ تعالیٰ۔ (وصال ۱۹۴ھ)

۳- حضرت سیّدی معروف کرخی بن فیروز، استاذ سیدی سری سقطی رحمہا اللہ تعالیٰ۔ (وصال ۲۰۰ھ)

۴- حضرت سیّدی ابو یزید بسطامی شیخ المشائخ (اصل نام طیفور بن عیسٰی) رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (وصال ۱۶۱ھ)

۵- حضرت سیّدی فضیل بن عیاض خراسانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (وصال ۱۸۷ھ)

۶- حضرت سیّدی داؤد طائی بن نصر بن نصیر بن سلیمان کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (وصال ۱۶۰ھ)

۷- حضرت سیّدی ابو حامد لفاف احمد بن خضرویہ بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (وصال ۲۴۰ھ)

۸- حضرت سیّدی خلف بن ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ تلمیذ حضرت امام ابو یوسف و حضرت سیدی ابراہیم بن ادہم رحمہما اللہ تعالیٰ۔ (وصال ۲۱۵ھ)

۹- حضرت سیّدی عبد اللہ بن مبارک تلمیذ امام اعظم و استاذ امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ

تعالیٰ۔ (وصال ۱۸۱ھ)

۱۰- حضرت سیّدی وکیع بن جراح بن ملیح کوفی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (وصال ۱۹۸ھ)

۱۱- حضرت سیّدی ابوبکر وراق محمد بن عمرو ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۲- حضرت سیّدی حاتم اصم تلمیذ حضرت سیدی شقیق بلخی رحمہا اللہ تعالیٰ۔

۱۳- حضرت سیّدی قطب الوجود، ختم دائرۃ الولایۃ محمد شاذلی بکری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (وصال ۸۴۷ھ)

۱۴- حضرت سیّدی علی ہجویری داتا گنج بخش لاہور، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ (وصال ۴۶۵ھ)

۱۵- حضرت سیّدی خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ (وصال ۶۱۷ھ)

۱۶- حضرت سیّدی معین الملۃ والدین خواجہ حسن سجزی غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ (وصال ۶۳۳ھ)

۱۷- حضرت سیّدی بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۸- حضرت سیّدی خواجہ نظام الدین دہلوی۔ سلطان الاولیا، محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ (وصال ۷۲۵ھ)

۱۹- حضرت سیّدی شیخ عبد الحق محدث دہلوی محقق علی الاطلاق۔ (وصال ۱۰۵۲ھ)

۲۰- اکثر اولیاے چشت اہل بہشت اور دوسرے بے شمار اولیاے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان۔

مشہور حنفی فقیہ علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شروع کے گیارہ اولیاء اللہ کو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلدین میں شمار کر کے فرماتے ہیں:

وغیر ھم ممن لا یحصیٰ لبعدہ ان یستقصیٰ

اور ان کے سوا بے شمار اولیاے کرام جن کا احاطہ دشوار ہے۔[1]

کشف المحجوب میں ہے:

"آپ (امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بکثرت مشائخ متقدمین کے استاذ ہیں۔ چناں چہ حضرت ابراہیم بن ادہم، فضیل بن عیاض، داؤد طائی اور حضرت بشر حافی وغیرہ

---

(۱) در مختار۔

رحمہم اللہ تعالیٰ نے آپ سے اکتساب فیض کیا ہے۔"

مشائخ چشت اہل بہشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سوانح حیات کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ حضرات زیادہ تر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب سے ہی وابستہ رہے۔ لیکن ہمارا روئے سخن اس وقت حضرت سیدی خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی طرف ہے، اس لیے ہم صرف آپ کے اور آپ کے شیخ حضرت سیدی خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہما کے حنفی ہونے کے تعلق سے کچھ شواہد کتاب ہشت بہشت سے پیش کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ حنفی تھے:

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حنفیت کا ثبوت یہ ہے کہ آپ حضرت سیدی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول حجت کے مقام میں پیش کرتے ہیں اور فقہ حنفی کے مسائل، مستدل احادیث، فقہائے حنفیہ اور ان کی کتب معتمدہ سے استناد فرماتے ہیں۔

اس کے چند شواہد یہ ہیں:

۱- کتاب " دلیل العارفین" حضرت سیدی خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات طیبات کا گراں قدر مجموعہ ہے۔ کتاب گو مختصر اور صرف ۵۷ صفحات پر مشتمل ہے مگر علوم و معارف کا گنجینہ ہے، اس کتاب میں آپ کا ایک ارشاد یہ منقول ہے:

"بعد ازاں فرمایا کہ میں نے فقہ الاکبر میں لکھا دیکھا کہ":

امام المتقین ابو حنیفہ کوفی روایت فرماتے ہیں کہ ایک کفن چور چالیس سال تک کفن چراتا رہا۔ آخر جب مرا تو اسے خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ٹہل رہا ہے، اس کا سبب پوچھا تو بولا کہ مجھ میں ایک چیز تھی، وہ یہ ہے کہ جب میں صبح کی نماز ادا کرتا تھا تو سورج نکلنے تک یاد الٰہی میں مشغول رہ کر پھر اشراق کی نماز ادا کرتا، حق تعالیٰ چوں کہ اندک پذیر اور بسیار بخش ہے۔ اس نے اس کی برکت سے مجھے بخش دیا، میرے افعال کو درگزر کر کے

مجھے اس درجہ پر پہنچا دیا"۔ (۲)

فقہ اکبر یہ سراج الامہ، کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہے جو علم العقاید کی اساسی کتاب ہے۔ حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح فقہ اکبر کے آغاز میں تحریر فرماتے ہیں:

قا ل الامام الاعظم و الهمام الافخم الاقدم، قدوة الانام ابو حنيفة الكوفى رحمه الله تعالىٰ فى كتابه المسمّىٰ بالفقه الاكبر: اصل التوحيد اى هٰذا الكتاب اساس معرفة توحيد الحق.

امام اعظم وہمام افخم واقدم، قدوۃ الانام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب "فقہ اکبر" میں فرماتے ہیں کہ یہ کتاب معرفتِ توحید حق کی اساس ہے۔ (۳)

۲،۳- دلیل العارفین میں ہے:

بعد ازاں فرمایا کہ میں نے فقہ ہدایہ میں شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہارونی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ حدیث دیکھی ہے۔ حدیث شریف: اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر. یعنی صبح کی نماز سفیدی میں ادا کرو تا کہ ثواب زیادہ ہو۔

ظہر کی نماز میں سنت طریقہ یہ ہے کہ اس قدر تاخیر کی جائے کہ ہوا سرد ہو جائے، اور جاڑے میں جب سایہ ڈھلے تو ادا کی جائے، چناں چہ حدیث شریف میں آیا ہے: ابردوا بالظهر فان شدة الحر من فيح جهنم یعنی گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔ (۴)

ہدایہ فقہ حنفی کی بہت ہی عظیم الشان اور مشہور کتاب ہے، جس میں مذہب کے مسائل صحیحہ، رجیحہ، معتمدہ، مفتی بہا دلائل کتاب وسنت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، ساتھ ہی عقلی دلائل کے ذریعہ انھیں ذہن انسانی سے قریب تر کیا گیا ہے، راقم

---

(۲) دلیل العارفین ص ۵ مشمولہ ہشت بہشت۔
(۳) شرح فقہ اکبر ص ۹۔
(۴) دلیل العارفین مترجم ص ۱۱۔

الحروف نے فقہ، ہدایہ ہی سے سیکھی ہے۔ یہ کتاب چھٹی صدی ہجری کے نصف آخر میں تصنیف کی گئی اور منظر عام پر آنے کے بعد اس قدر مقبول ہوئی کہ اس وقت سے آج تک نصاب تعلیم میں شامل ہے، حالاتِ زمانہ بدلتے رہے مگر یہ کتاب نہ بدلی، کیوں کہ اس معیار کی کتاب اب تک منظر عام پر نہ آسکی۔ اس کے مصنف ہیں شیخ الاسلام، برہان الدین، ابوالحسن علی بن ابو رشدانی مرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ آپ ۸/ رجب ۵۱۱ھ کو پیدا ہوئے اور ۴/ ذی الحجہ ۵۹۳ھ یا ۵۹۶ھ میں اس جہان فانی کو خیر آباد کہا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درج بالا ارشاد میں فقہ حنفی کے دو مسائل بیان فرمائے ہیں۔

ایک یہ کہ نماز فجر میں اسفار مستحب ہے یعنی جب رات کی تاریکی دور ہوجائے اور اجالا پھیل جائے۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ سردی کے موسم میں ظہر کی نماز میں تعجیل اور گرمی کے موسم میں تاخیر مستحب ہے۔ ہدایہ میں دونوں مسائل کا بیان ان الفاظ میں ہے:

و یستحب الإ سفار بالفجر لقوله علیه الصلاة والسلام: أسفروا بالفجر فانه أعظم للاجر. وقال الشافعی: یستحب التعجیل فی کل صلاة، والحجة علیه ماروینا وما نرویه.

والإ براد بالظهر فی الصیف وتقدیمه فی الشتاء لما رویناه ولروایة انس رضی الله تعالیٰ عنه: قال: کان رسول الله علیه وسلم اذاکان فی الشتاء بکر بالظهر، واذا کان فی الصیف أبرد بها.

فجر کی نماز روشن کرکے پڑھنا مستحب ہے کیوں کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ: ”فجر کی نماز روشن کرکے پڑھو کہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔“

اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز کو اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے اور ان پر حجت ہماری روایت کردہ حدیث ہے اور ساتھ ہی وہ حدیث بھی جو

آرہی ہے۔

اور ظہر کی نماز گرمی کے موسم میں ٹھنڈی کر کے اور سردی کے موسم میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے کیوں کہ ارشاد رسالت ہے: ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو، اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے ہے۔ نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردی کے موسم میں ظہر کی نماز جلد ادا فرماتے اور گرمی کے موسم میں وقت ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔ (۵)

۴- حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

فتاویٰ ظہیریہ میں میں نے لکھا دیکھا ہے کہ آدمی کا منہ پاک رہتا ہے۔ جب تک جنب کی حالت میں رہے جو کچھ پانی وغیرہ پیے وہ ناپاک نہیں ہوتا، اگر وہ بے طہارت ہے، یا جنبی ہے یا حائض، مومن ہو یا کافر اس کا منہ پاک ہے۔ (دلیل العارفین مترجم ص ۶)

فتاویٰ ظہیریہ فقہ حنفی کی کتب معتمدہ سے ہے۔ عام طور پر فقہاے حنفیہ اس کے مسائل اپنی کتابوں میں نقل کرتے اور ان پر فتوے دیتے ہیں۔ امام قاضی ابو بکر محمد بن ظہیر الدین بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کتاب میں مسائل ضروریہ کو جمع فرمایا ہے، بعد میں امام بدر الدین عینی صاحب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کتاب کے مسائل کا منتخب مجموعہ تیار کیا جس کا نام المسائل البدریۃ، المنتخبۃ من الفتاوی الظھیریۃ رکھا، اس کے مقدمہ میں آپ نے فتاویٰ ظہیریہ کی تعریف فرمائی اور یہ تعریف وانتخاب اس کے معتمد ہونے کی بین دلیل ہے۔

آپ کا اصلی نام محمد بن احمد، لقب ظہیر الدین، کنیت ابو بکر ہے، آپ بخارا کے قاضی و محتسب اور اصول و فروع میں یگانۂ روزگار تھے، وفات ۶۱۹ھ میں ہوئی۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتاویٰ ظہیریہ سے جو مسئلہ بیان فرمایا ہے وہی عامۂ کتب حنفیہ میں بھی ہے، ہدایہ میں یہ مسئلہ یوں مذکور ہے:

وسؤر الأدمی وما یوکل لحمه طاهر لأن المختلط به اللعاب،

---

(۵) ہدایہ ص ۸۲، ۸۳ ج ۱، باب المواقیت عن کتاب الصلاۃ۔

وقد تولد من لحم طاهر. ويدخل فی ھٰذا الجواب الجنب والحائض والکافر. ا ھ

آدمی اور ماکول اللحم جانوروں کا جوٹھا پاک ہے، اس لیے کہ جوٹھے میں لعاب کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور یہ لعاب پاک گوشت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی حکم جنبی، حائضہ اور کافر کے جوٹھے کا بھی ہے۔ (۶)

۵- حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت خواجہ کی چوتھی مجلس کے ارشادات سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ:

پھر فرمایا کہ قبرستان میں عمداً کھانا یا پانی پینا کبیرہ گناہ ہے۔ جو عمداً کھائے وہ ملعون اور منافق ہے، کیوں کہ گورستان عبرت کا مقام ہے نہ کہ حرص و ہوا کا۔

پھر اسی موقع کے مناسب یہ حکایت بیان فرمائی کہ میں نے امام یحییٰ ابوالخیر زند ویستی کے روضے میں لکھا دیکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: من اکل فی المقابر طعاما أو شرابا فھو ملعون و منافق. جس نے قبرستان میں کچھ کھایا پیا، وہ ملعون اور منافق ہے۔ (۷)

امام یحییٰ بن علی بن عبداللہ زندویستی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہاے حنفیہ سے ہیں۔ آپ کی کتاب کا پورا نام روضۃ العلماء ہے۔ پہلے آپ نے روضۃ الذاکرین کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی تھی جس میں فقہی مسائل نہیں تھے۔ بعد میں احباب کی فرمائش پر آپ نے ہر باب میں مسائل فقہیہ کا اضافہ فرمایا ساتھ ہی اس سے متعلق اخبار وحکایات بھی درج کیں، اس کا نام روضۃ العلماء رکھا، آپ چوتھی صدی ہجری کے فقہا سے ہیں اور اپنے زمانے کے امام، فقیہ وزاہد تھے رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔

۶- حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں:

پھر فرمایا کہ: فتاویٰ ظہیریہ میں لکھا دیکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(۶) ہدایہ ص ۴۵، ۴۴ ج ۱، فصل فی الآسار وغیرھا من باب المیاہ۔

(۷) دلیل العارفین مترجم ص ۱۶۔

فرماتے ہیں کہ جو شخص علما سے آمد ورفت رکھے اور سات دن ان کی خدمت کرے، اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اور سات ہزار سال کی نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے، ایسی نیکی کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر گزار دے۔ (۸)

اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا فتاویٰ ظہیریہ فقہ حنفی کی اہم کتابوں سے ہے۔

۷،۸- نیز رقم طراز ہیں:

بعد ازاں فرمایا کہ صلاۃ مسعودی کی شرح میں امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عبادت میں ایسی تاکید و تشدید نہیں فرمائی جیسی کہ نماز کے بارے میں۔ (۹)

پھر فرمایا کہ: میں نے صلاۃ مسعودی میں لکھا دیکھا ہے کہ جب لوگ نماز اچھی طرح ادا کرتے ہیں اور اس کے تمام حقوق بجالاتے ہیں اور رکوع و سجود اور قراءت و تسبیح کو ملحوظ رکھتے ہیں تو فرشتے اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں پھر اس نماز سے نور شائع ہوتا ہے اور آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، جب وہ نماز عرش کے نیچے لائی جاتی ہے تو حکم ہوتا ہے کہ سجدہ کر اور نماز ادا کرنے والے کے لیے بخشش مانگ، کیوں کہ وہ تیرے حقوق اچھی طرح بجالاتا ہے۔ (۱۰)

صلاۃ مسعودی اور اس کی شرح کتب حنفیہ سے ہے۔

۹- حضرت کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شیخ حضرت خواجہ غریب نواز کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”پھر فرمایا کہ صلاۃ مسعودی میں بہ طریق ترغیب، حضرت ابو ہریرہ کی روایت کے مطابق فقہ سنت میں لکھا ہے کہ ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔ چناں چہ حدیث میں ہے کہ ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا میری سنت ہے، اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی بھی یہی سنت ہے۔ اس پر زیادہ کرنا ستم ہے۔

---

(۸) دلیل العارفین مترجم ص ۲۲۔
(۹) دلیل العارفین مترجم ص ۹۔
(۱۰) دلیل العارفین مترجم ص ۸۔

بعد ازاں اسی موقع پر فرمایا کہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کرتے وقت ہاتھ صرف دو مرتبہ دھوئے۔ جب نماز ادا کر چکے، تو اسی رات حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا، جو فرماتے ہیں کہ مجھے تو تعجب ہے کہ تمھارے وضو میں کمی رہ جائے۔ خواجہ صاحب اس ہیئت سے جاگ پڑے۔ پھر تازہ وضو کر کے نماز ادا کی، اور کفارہ کے لیے سال بھر پانچ سو رکعت بطور وظیفہ کے روزانہ ادا کی"۔ (۱۱)

صلاۃ مسعودی کتب حنفیہ سے ہے اور حضرت سیدی فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اجل فقہاے حنفیہ سے ہیں۔ آپ خراسان کے رہنے والے تھے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

ذکر الصیمری: اخذ الفقه عن ابی حنیفة وروی عنه الشافعی، فاخذ عن امام عظیم واخذعنه امام عظیم وروی له امامان عظیمان البخاری ومسلم وترجمه التمیمی وغیره بترجمة حافلة

علامہ صیمری نے ذکر کیا ہے کہ امام فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سیکھی اور ان سے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کی تو انھوں نے ایک امام عظیم (ابو حنیفہ) سے اور ان سے ایک امام عظیم (امام شافعی) نے اخذ فیض کیا، اور آپ سے دو عظیم المرتبت امام بخاری و مسلم نے حدیث روایت کی۔ علامہ تمیمی وغیرہ نے آپ کے حالات تفصیل سے ذکر کیے ہیں۔ (۱۲)

۱۰- حضرت خواجہ بختیار کاکی فرماتے ہیں کہ:

"بعد ازاں فرمایا کہ: امام خواجہ ابو اللیث سمر قندی کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ ایک کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر آواز دیتا ہے کہ اے آدمیو اور پریو! سنو اور اس طرح سمجھ رکھو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا فرض بجا نہیں لاتا، وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حقوق سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اور دوسرا فرشتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم

---

(۱۱) دلیل العارفین مترجم ص ۳۔

(۱۲) ردالمختار۔

کے حظیرہ پر کھڑے ہوکر آواز دیتا ہے کہ اے آدمیو اور پریو! سنو! اور اچھی طرح جان لو کہ جو شخص سنت نبوی ادا نہیں کرتا اور تجاوز کرتا ہے، وہ شفاعت سے بے بہرہ رہے گا۔ [۱۳]

امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا شمار اجلہ فقہاے حنفیہ سے ہے۔ آپ امام الہدیٰ کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ نے چار جلدوں میں قرآن حکیم کی تفسیر لکھی ہے جس کا حوالہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیا ہے۔ اس کے سوا نوازل فقیہ اللیث فقہ میں آپ کی مشہور کتاب ہے۔ خزانۃ الفقہ، شرح جامع صغیر، عیون الفتاویٰ وغیرہا آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔ آپ چوتھی صدی ہجری کے بزرگوں سے ہیں۔ ۱۱ر جمادی الآخرہ ۳۷۳ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ امام فقیہ النفس قاضی خاں اور برہان الشریعہ و تاج الشریعہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا (حاشیہ احسن الوعایہ) وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے آپ کے اقوال نقل کیے ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

وله السفر بها بعد ادائه فى ظاهر الرواية أى بعد اداء مابين تعجليه أو قدرما يعجل لمثلها فى ظاهر الرواية. قيل: لا. و به افتى الفقيه ابو الليث رحمه الله تعالىٰ [۱۴].

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کا مہر معجل ادا کرنے کے بعد اسے اپنے ساتھ سفر میں لے جاسکتا ہے، اور فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ یہ ہے کہ نہیں لے جاسکتا۔

۱۱- دلیل العارفین کی مجلس سوم میں ہے:

"بعد ازاں فرمایا کہ امام یحییٰ زندویسی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ میں مَیں نے لکھا دیکھا ہے کہ مولانا حسام الدین و محمد بخاری سے جو میرے استاد تھے، سنا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: من أكبر الكبائر الجمع بين الصلاتين۔ یعنی سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ نماز فریضہ میں اس قدر تاخیر کی جائے کہ وقت گزر جائے اور پھر دو نمازیں

(۱۳) دلیل العارفین مترجم ص ۳، ۲۔
(۱۴) شرح الوقایۃ، باب المہر ص ۵۳، ۵۱ ج ۱ مجلس البرکات

اکٹھی ادا کی جائیں۔ [۱۵]

جمع بین الصلاتین مشہور اختلافی مسئلہ ہے: امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر میں اس کی اجازت دیتے ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر حضر ہر جگہ اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ "جمع بین الصلاتین" کا مطلب یہ ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز کسی بھی ایک کے وقت میں اور مغرب وعشا کی نماز کسی بھی ایک کے وقت میں پڑھی جائے۔ اگر ظہر کے وقت میں عصر اور مغرب کے وقت میں عشا پڑھیں تو اسے "جمع تقدیم" کہتے ہیں اور عصر کے وقت میں ظہر اور عشا کے وقت میں مغرب پڑھیں تو اسے "جمع تاخیر" کہتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک سفر کی وجہ سے جمع تقدیم بھی جائز ہے اور جمع تاخیر بھی۔ اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک دونوں ہی ناجائز ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کا وقت اول، آخر مقرر فرمادیا ہے توجمع تاخیر کی صورت میں ایک نماز کا وقت گزار کر پڑھنا لازم آئے گا جو گناہ ہے اور جمع تقدیم کی صورت میں ایک نماز کا وقت گزرنے سے پہلے پڑھنا لازم آئے گا تو نماز ہی نہ ہوگی پھر وقت ہونے پر ادا نہ کرے تو ترک فرض بھی لازم آئے گا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان نے فتاویٰ رضویہ جلد دوم، رسالہ "حاجزالبحرین" میں اس موضوع پر کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کی روشنی میں بہت ہی مبسوط اور تحقیقی کلام کیا ہے اور دلائل کثیرہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب بہت ہی قوی اور راجح ومختار ہے۔

حضرت سیدی خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روضۃ العلما سے یہی مسئلہ نقل فرمایا ہے جس سے آپ کی حنفیت عیاں ہوجاتی ہے۔

الغرض اس طرح کے کثیر شواہد ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سیدی خواجہ غریب نواز حسن سجزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقلد تھے۔

---

(۱۵) دلیل العارفین مترجم ص ۱۱، ۱۰۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حنفی تھے:

اپنی گفتگو کے تکملہ کے طور پر عرض ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو مذہب حنفی کی تقلید کی نعمت اپنے شیخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے ملی ہے۔ وہ خود سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقلد اور حنفی تھے۔ اس کے چند شواہد یہ ہیں:

حضرت سیدی خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے شیخ حضرت سیدی خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات بنام "انیس الارواح" جمع فرمائے ہیں، یہ کتاب اسم با مسمّیٰ ہے جس کے مطالعہ سے روح کو انس اور دل کو قرار حاصل ہوتا ہے۔ یہ کتاب اٹھائیس مجالس اور پینتالیس صفحات پر مشتمل ہے جس میں علم و معرفت کے جواہر غالیہ بکھرے ہوئے ہیں۔ ہم یہاں استشہاد کے لیے اسی کتاب کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

۱- حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"مجلس اول میں ایمان کا ذکر ہوا، آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ننگا ہے اور اس کا لباس پرہیز گاری ہے اور اس کا سرہانا فقر ہے اور اس کی دوا علم ہے اور اس بات کی شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان ہے۔ آپ نے فرمایا: اے مسلمانو! ایمان کم و بیش نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص انکار کرتا ہے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

اس کے بعد آپ کچھ اعمال صالحہ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:

پھر فرمایا کہ: ان باتوں سے ایمان بار بار تازہ ہوتا ہے لیکن وہ روزے اور نماز سے گھٹتا بڑھتا نہیں، اس واسطے کہ جس نے نماز کے صرف فرضوں کو ہی ادا کیا ہو اور ان میں کسی قسم کا نقصان نہ کیا، خداے تعالیٰ اس کے لیے حساب آسان کر دیتا ہے اور اگر فرضوں میں کسی قسم کا نقصان کیا ہو تو خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ دیکھو! اس نے کوئی دیدہ و دانستہ نقصان نہیں کیا اور عبادت کی ہے، تو فرضوں کے عوض اسے شمار کر لو۔ اور اگر اس نے فرض

بھی پورے ادا نہ کیے ہوں اور نہ ہی کوئی عبادت فاضلہ کی ہو تو وہ دوزخ کے لائق ہوتا ہے، بشرطے کہ خدا کی رحمت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت نہ ہو لیکن ایمان کی اصلیت میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ (۱۶)

ائمہ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ ایمان نام ہے تصدیق قلبی کا جو بسیط ہے۔ اس میں اعمال صالحہ کی وجہ سے کمی بیشی نہیں ہوتی۔ ہاں ان کی وجہ سے ایمان کامل اور مضبوط سے مضبوط ہوتا ہے۔

اس کے برخلاف ائمہ شافعیہ ایمان میں کمی بیشی کے قائل ہیں۔ امام ابوزکریا نووی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے شرح صحیح مسلم میں اور علامہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے المعتقد المنتقد میں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی علیہ الرحمہ نے المعتمد المستند میں اس مسئلے پر تفصیل کے ساتھ بصیرت افروز گفتگو فرمائی ہے اور غرض یہ ہے کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس باب میں امام اعظم علیہ الرحمہ کے مذہب پر ہیں۔

۲- درج ذیل اقتباس میں فتاویٰ ابو اللیث سمرقندی کی عبارت بطور استناد بیان فرمائی ہے جس سے ان کی حنفیت کا اشارہ ملتا ہے، اقتباس یہ ہے:

"خواجہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابو اللیث سمرقندی کی فقہ میں لکھا دیکھا ہے کہ علی ابن ابی طالب روایت کرتے ہیں: "فتلقی اٰدم من ربہ کلمات" (پس آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ باتیں سیکھ لیں) یہ وہ وقت تھا جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے آئے تھے۔" (۱۷)

۳- انیس الارواح میں ہے:

"فرمایا کہ ان کا نام شمس العارفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضہ مبارک سے پڑا۔ یہ اس طرح ہوا کہ جس روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضہ

---

(۱۶) انیس الارواح مترجم مجلس اول ص ۵۔

(۱۷) انیس الارواح مترجم ص ۷

مبارک پر پہنچا اور سلام کیا تو آواز آئی (علیك السلام یاشمس العارفین) اے شمس العارفین تجھ پر سلام ہو۔

پھر فرمایا کہ یہی معاملہ امام اعظم رضی اللہ عنہ سے پیش آیا تھا۔ جب آپ ابتدائی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضہ مبارک پر پہنچے اور کہا: اے رسولوں کے سردار! آپ پر سلام۔ تو آواز آئی علیک السلام یاامام المسلمین۔ اے مسلمانوں کے امام تجھ پر سلام ہو۔"[۱۸]

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مناقب جلیلہ کا یہ بیان اس امر کا شاہد ہے کہ حضرت خواجۂ خواجگان سیدی عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حنفی مذہب کے متبع اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔

اس تفصیل سے یہ امر منقح ہو جاتا ہے کہ حضرت سیدی خواجہ غریب نواز اور آپ کے شیخ حضرت سیدی خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد اور حنفی تھے۔ در مختار میں ہے کہ:

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اعظم معجزات اور سرداران اہل کشف وولایت سے تھے۔ بے شمار اولیاے کرام وصالحین عظام و محققین اسلام نے آپ کی پیروی کی ہے اور آپ کے علم و فضل اور زہد وتقویٰ کی مدح فرمائی ہے۔ امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے استاذ ابوعلی دقاق سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ طریقت امام ابوالقاسم نصر اباذی سے، انھوں نے حضرت سیدی شبلی سے، انھوں نے حضرت سیدی سری سقطی سے، انھوں نے حضرت سیدی داؤد طائی سے اور انھوں نے علم طریقت امام اعظم ابو حنیفہ سے اخذ کیا رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔ اور ان سب نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ثنا کی ہے اور آپ کے فضل کا اعتراف کیا ہے تو کیا یہ سادات کرام ہمارے لیے بہتر نمونہ نہیں ہیں جو ائمہ طریقت بھی ہیں اور ارباب شریعت و حقیقت بھی۔ خلاصہ کلام یہ کہ امام اعظم ابو

---

(۱۸) انیس الارواح مترجم ص ۲۱۔

حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زہد، ورع، عبادت، علم اور فہم میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہے۔ اسی لیے آپ کے مذہب کے پیروکار بے شمار ہوئے۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں کثیر مقامات پر اولیاے کرام کے فضائل بیان کیے گئے ہیں مثلاً ارشاد باری ہے: ألا إن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون. خبردار، بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم گین ہوں گے۔ (۱۹)

جب اللہ عزوجل کے مقربان بارگاہ، عارفان رموز شریعت وواقفان اسرار طریقت اولیاے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے تقلید کی اور تقلید کرتے رہے تو آج کل کے آزاد منش نما گنواروں کی کیا حیثیت کہ وہ عالم اس سے روگردانی کریں۔ اسی لیے علما نے صراحت فرمائی کہ غیر مقلد گمراہ، گمراہ گر ہیں اور یقیناً تقلید سے انحراف مسلمانوں کے راستے سے انحراف ہے جس کا انجام نار جہنم ہے۔ اس لیے مسلمانوں پر لازم ہے کہ حضرات اولیاے کرام کے دامن سے وابستہ رہیں، اور اماموں کے امام حضرت سیدی ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کو نعمت جانیں کہ یہ دراصل اتباع کتاب وسنت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

(۱۹) آیت سورہ
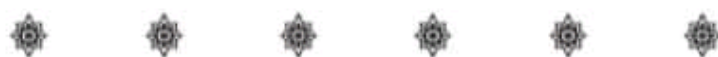
بیادگار عالم باعمل شیخ طریقت حضرت مولانا صوفی محمد ایوب شریف القادری رحمۃ اللہ علیہ
بانی جامعہ شمس العلوم، پپرا کنک، کشی نگر، یوپی

خانقاہ قادریہ ایوبیہ کا دینی علمی اور اصلاحی ترجمان

سال نامہ

یادگارِ ایوبی

کشی نگر

جلد ۶

خصوصی پیش کش

فیضان خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان

بموقع عرس ایوبی

۳؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ
یکم فروری ۲۰۱۷ء

مدیر

شاہ محمد سبطین رضا قادری ایوبی

ترتیب

نفیس احمد قادری مصباحی
اختر حسین فیضی مصباحی

زیر نگرانی

علامہ محمد احمد مصباحی مبارک پور
علامہ یٰسین اختر مصباحی دہلی
مفتی محمد نظام الدین رضوی مبارک پور

مجلس مشاورت

مولانا فروغ احمد مصباحی جمداشاہی
مولانا محمد نظام الدین مصباحی جمداشاہی
مولانا محمود علی مشاہدی مصباحی مبارک پور
مولانا محمد قاسم ادروی مصباحی مبارک پور
مولانا قاضی امید علی مصباحی جمداشاہی
مولانا جنید احمد مصباحی مبارک پور

ناشر: مرکز مجلس ایوبی خانقاہ قادریہ ایوبیہ رضا نگر شریف، پپرا کنک، ضلع کشی نگر، (یوپی)

مشمولات

عنوان ------------------------ صفحہ نمبر